اعلیٰ حضرت مجددِ دین وملت امامِ اہلسنّت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے اِرشادات کا مجموعہ

مُسَمّٰی بنامِ تاریخی

اَلمَلفُوظ (مکمل 4 حصے)

۱۳۳۸ھ

معروف بہ

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

﴿مع تخریج وتسہیل﴾

مؤلّف:

شہزادۂ اعلیٰحضرت تاجدارِ اہلسنّت مفتیِ اعظم ہند

حضرتِ علامہ مولانا محمد مصطفٰے رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

ناشِر

مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط

نام کتاب: **الملفوظ**

پیش کش: مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیّۃ

سنِ طَباعت: 12 جُمادَی الاُخریٰ 1430ھ، بمطابق 5 جون 2009ء

قیمت:

ناشر: **مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ** فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)

E.mail:ilmia26@dawateislami.net
E.mail.maktaba@dawateislami.net

Ph:4921389-90-91 Ext:1268

توکُّل کی تعریف

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: توکُّل ترکِ اسباب کا نام نہیں بلکہ اعتماد علی الاسباب کا ترک ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۴ ص۳۷۹) **یعنی** اسباب ہی کی چھوڑ کر دینا توکُّل نہیں ہے توکُّل تو یہ ہے کہ اسباب پر بھروسہ نہ کرے۔

بیٹی کے ساتھ کسی کو بہن کے ساتھ، کسی کو لفظ بڑ کے ساتھ بڑا ہی فحش لفظ ملاتے ہیں۔ یہ بھی مُوْجِبِ حَدِّ قَذْف ہے۔ ایسے ہی کسی کو''حرامی'' کہنا، لڑکی کو''حرام زادی'' کہنا۔

حرام زادہ، حرام زادی، کہنا کیسا؟

عرض : حضور! مرد کو''حرام زادہ'' کہنا؟

ارشاد : یہ حدِّ قَذْف کا مُوْجِب نہیں۔ حرام زادہ کے معنی''شریر'' کے آتے ہیں۔

(ردالمحتار، کتاب الحدود، باب حدقذف، ج٦، ص ٧٩)

عرض : اگر کوئی حرام زادی کے معنی''شریرہ'' لے تو حَدِّ قَذْف کا مُوْجِب ہوگا؟

ارشاد : ہوگا کیونکہ یہاں عرف کا اعتبار ہے۔

عرض : اور اگر اِسْتِہْزَاءً (یعنی بطورِ مزاح) کہہ دیا!

ارشاد : جب بھی مُوْجِبِ حَدِّ قَذْف ہوگا۔

﴿ پھر فرمایا ﴾ بلکہ جو بڑ...... کے ساتھ ہے اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں سے کہتے ہیں۔ حدیث میں ہے:''ایک وہ زمانہ آنے والا ہے کہ لوگوں میں ان کی تحیت کی جگہ گالی ہوگی'' میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سنا سلام کی جگہ گالی بکتے ہوئے۔

توبہ کا طریقہ

عرض : حضور! اگر کسی کو یہ الفاظ کہہ دیے ہیں (تو) ان کی تلافی کیونکر ہوگی؟

ارشاد : اگر اس کے منہ پر کہے ہیں یا اس کو خبر ہوگئی تو اس سے معافی مانگے اور **اللّٰہ** (عَزَّوَجَلَّ) سے توبہ کرے اور اگر منہ پر نہ کہا اور نہ خبر ہوئی تو صرف توبہ کافی ہے۔

ایک حدیث کا مطلب

عرض : حضور یہ بھی کوئی حدیث ہے'' لَایَقُصُّ اِلَّا اَمِیْرٌ اَوْ مَامُوْرٌ اَوْ مُخْتَالٌ''